السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احناف صلوۃ الجمعہ سے پہلے (مخصوص) چار رکعت سنتیں پڑھنے کے لیے درج ذیل روایت پیش کرتے ہیں: اعلاء السنن (ج 7 صفحہ 13، حدیث: 1762

اس روایت کی سند کیا حیثیت ہے؟ (ابو فہد، بہاولپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت المعجم الاوسط (ج 2 ص 368 ح 1640) میں موجود ہے۔ امام طبرانیؒ نے فرمایا: "حدثنا احمد (بن الحسین بن نصر الخزاسانی) قال: حدثنا شباب العصفري قال: حدثنا محمد بن عبدالرحمن السهمی قال: حدثنا حصین بن عبدالرحمن السلمی عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعاً یجعل التسلیم فی آخرهن رکعة" سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعات پڑھتے تھے۔ اور سلام آخری (چوتھی) رکعت میں پھیرتے تھے۔

اس روایت کو زیلعی حنفی نے نصب الرایہ (ج 2 ص 202) میں نقل کیا ہے مگر اس میں بہت سی مطبع یا نقل در نقل کی غلطیاں واقع ہوگئی ہیں۔:

1) ابواسحاق کا واسطہ گر گیا ہے۔

2) شباب العصفری کے بجائے "سفیان العصفری" چھپ گیا۔

3) محمد بن عبدالرحمن السہمی کے بجائے "محمد بن عبدالرحمن التیمی" لکھا ہوا ہے نیز یہ روایت کئی وجہ سے ضعیف ہے:

1) ابواسحاق السبیعی مدلس ہیں۔

(دیکھئے صحیح ابن حبان (الاحسان ج 1 ص 90) اور طبقات المدلسین بتحقیقی (ص 58

ان کے شاگرد امام شعبہؒ نے فرمایا: کفیتکم تدلیس ثلاثة: الاعمش وابی اسحاق وقتادة۔ یعنی میں تمھیں تین اشخاص کی تدلیس کے لیے کافی ہوں۔ اعمش، ابواسحاق اور قتادۃ۔ (مسألة التسمیہ لمحمد بن طاہر المقدسی ص 47 وسندہ صحیح۔ معرفة السنن والآثار للبیهقی 1/82۔ طبقات المدلسین لابن حجر ص 151۔ دوسرا نسخہ: الفتح المبین ص 83)

اس قول سے دو مسئلے معلوم ہوتے ہیں:

1) اعمش، ابواسحاق اور قتادہ مدلس تھے۔

2) اعمش، ابواسحاق اور قتادۃ سے شعبہ کی روایت صحیح ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ روایت مذکورہ، غیر شعبہ کی سند سے ہے اور مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔

2) ابواسحاق آخری عمر میں مختلط ہوگئے تھے۔

3) محمد بن عبدالرحمن السہمی ضعیف ہے۔

(اسے بخاری اور یحیی بن معین نے ضعیف کہا۔ جب کہ ابن عدی نے عندي لاباس به کہا ہے۔ (لسان المیزان 5/277، فتح الباری 2/426 تحت ح 937

(امام ابن عدی کے نزدیک عام طور پر "لاباس به" ضعیف ہوتا ہے۔ جیسا کہ انھوں نے جعفر بن میمون کے ترجمے میں کہا: "وارجوانه لاباس به ویکتب حدیثه فی الضعفاء" (الکامل لابن عدی 2/562' دوسرا نسخہ 2/370

ابو حاتم نے کہا "لیس بمشهور" کہ ان سب کے مقابلے میں حافظ ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا جو کہ جمہور کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔ ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے اس مردود توثیق اور سکوت حافظ ابن حجر کی وجہ سے اس روایت کو حسن قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ حافظ ابن حجر نے (فتح الباری (2/426 تحت حدیث: 937) میں اس روایت اور راوی پر جرح کر رکھی ہے۔ انھوں نے امام اثرم سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث کمزور ہے۔ ظفر احمد تھانوی نے طبرانی کی المعجم الکبیر سے اس کا ایک شاہد نقل کیا ہے (اعلاء السنن ج 7 ص 14 ح 1763) حالانکہ اس کی سند میں بشر بن عبید موجود نہیں ہے۔ (انتھی کلام التھانوی) حالانکہ

طبرانی کبیر (12/129ح12674) کی اس سند میں یہ راوی موجود ہے اور عینی حنفی نے بھی المعجم الکبیر کی سند میں بشر بن عبید کا وجود تسلیم کیا ہے۔ اس قسم کی شعبدہ بازیوں کی وجہ سے تھانوی صاحب جیسے حضرات صحیح کو ضعیف اور ضعیف کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ (شہادت، جولائی 2001)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ448

محدث فتویٰ